اعلیٰ حضرت اور مناظرہ



مؤلف مولانا محمد جہانگیر نقشبندی

بااہتمام مولانا محمد الطاف قادری رضوی

شعبہ نشرواشاعت

انجمن انوار القادریہ جمشید روڈ نمبر3 کراچی

ہمدانی ذخیرۂ کتب

بھائی !!!!!!

---- چنگل سے نکل

الحمد للہ ہم اہلسنت و جماعت ہیں اور اہلسنت کا اختلاف دیوبندیوں، وہابیوں سے گیارہویں اور بارہویں پر، فاتحہ و نجہ پر، حلوہ و شیرینی پر اس قدر نہیں یا علم غیب عطائی یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر پر، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نوری یا بشر ہونے پر۔ اگر اختلاف ان عنوانات پر ہیں بھی تو قرآن و حدیث کی روشنی میں اس کا حل موجود ہے اور ان مسائل میں اہلسنت ہی حق بجانب ہیں۔

اصل اختلاف تو وہ گستاخانہ عبارتیں ہیں جنکو تمام علماء حق عرب و عجم نے کفریہ عبارات قرار دیا۔ ان کفریہ عبارتوں کی گرفت سب سے پہلے اعلیٰ حضرت احمد رضا خان نے کی۔ اسکے لئے باقاعدہ ایک رسالہ حسام الحرمین کے نام سے ترتیب دیا جس پر علماء عرب و عجم نے اتفاق کیا اور دیوبندی علماء کے خلاف انکی ان عبارتوں پر کفر کے فتوے صادر کئے۔

آج بھی دیوبندی وہابی اپنے اکابرین کی ان عبارتوں کو کفریہ مان کر توبہ کرلیں تو مسئلہ ہی ختم ہو جائے گا اور ایک فساد عظیم سے امت مسلمہ کی جان چھوٹ جائے گی۔ لیکن افسوس کہ ان عبارتوں کو تو کفریہ تسلیم کرتے ہیں لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمارے اکابرین کو ہم برا کس طرح کہیں۔ ہم اپنے اکابرین کو کافر کس طرح کہیں۔

اصل اختلاف کو چھپانے کے لئے دیوبندیوں، وہابیوں نے اہلسنت پر طرح طرح سے شیطانی حملے شروع کر دیئے ہیں اور عوام کو آپس میں لڑانے کا کام بڑی تیزی سے شروع کر دیا ہے۔ اس وقت اہلسنت کو ہر طرف سے اٹھنے والے فساد کا مقابلہ کرنا ہے۔ مشکل اس امر میں درپیش ہے کہ عوام علم کی کمی کی وجہ سے ان فتنوں میں گھر جاتے ہیں اور حقیقت سے توجہ ہٹانے کے لئے گستاخوں نے عوام میں ایسے شوشے چھوڑے ہیں کہ آج ہر طرف سے آپس میں دراڑیں ہو رہی ہیں۔ اپنے (کم علم) ہوں کہ بیگانے، ہر طرف سے اہلسنت کو تنگ کیا جارہا ہے۔ بھولے بھالے لوگوں میں لفظ شرک، کفر، حرام و بدعت کو اتنا مشہور کر دیا ہے کہ ہر سمت سے ان لفظوں کی بھرمار ہے۔ ذرا کوئی بھی معاملہ ہو فوراً ---- یہ شرک ہے، یہ کفر ہے، یہ حرام ہے، یہ بدعت ہے --- کے فتوے عوام الناس میں عام کر دیئے ہیں۔ یہ انگریز کے پٹھو مولویوں کی چال ہے۔ اس چال سے یہ مولوی مالا مال ہے۔ بے سوچے سمجھے اس طرح سے کسی پر بے جا کفر و شرک کے فتوے لگانے سے فتویٰ لگانے والا خود ویسا ہی ہو جاتا ہے۔

اے بھائیو!

آپس میں مت الجھاؤ کرو اور ان گستاخ اور بے ادب مولویوں کے چنگل سے نکل کر چودھویں صدی کے مجدد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو جاؤ۔ اس راستہ کو پکڑ لیا تو انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔

محمد الطاف قادری رضوی
چیئرمین انجمن انوار القادریہ



جملہ حقوق محفوظ ہیں

سلسلہ اشاعت ———— (۱۳) تیرھویں

نام کتاب ———— "اعلیٰحضرت اور مناظرہ"

تالیف ———— مولانا محمد جہانگیر نقشبندی صاحب

سن اشاعت ———— جولائی ۱۹۹۶ بار اول

ناشر ———— شعبہ نشرواشاعت
انجمن انوارالقادریہ، جمشید روڈ، ۳

تعداد ———— تین ہزار (۳۰۰۰)

قیمت ————

نوٹ: بذریعہ ڈاک منگوانے والے حضرات قیمت اور ڈاک ٹکٹ ارسال کریں۔
انجمن انوارالقادریہ ٹرسٹ کے زیر اہتمام وقتاً فوقتاً لوگوں کی اصلاح اور خبرگیری کے لئے مختلف مسائل اور عنوانات پر کتابیں اور لٹریچر شائع کئے جاتے ہیں۔
یہ کتاب انجمن انوارالقادریہ کی اشاعت کی "تیرھویں" کڑی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

جو سنی بھائی مناظرے کا شوق رکھتے ہیں ان کے لئے

بایاب تحفہ بدعقیدہ لوگوں کی روک تھام کا ایک ہی راستہ یعنی

"منہ توڑ جواب"

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اور مناظرہ

یہ ساتویں کوشش بھی فقیر پیر و مرشد مناظر اعظم اہلسنت علامہ محمد عبدالتواب صدیقی اچھروی مدظلہ العالی کی نذر کرتا ہے اور دیگر علماء حق اہلسنت و جماعت کے نام جن کی قربانیوں سے آنے والی نسلوں کو ہمت و حوصلہ ملتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

میں انجمن انوارالقادریہ کے چیئرمین مولانا محمد الطاف قادری رضوی کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت میں رہنمائی فرمائی اور اسے زیور طبع سے آراستہ کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد جہانگیر نقشبندی

اعلیٰ حضرت کی فوج کا سپاہی

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا نام روشن و تابندہ ہے:

اعلیٰ حضرت احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام اور علمی خدمات کسی سے پوشیدہ نہیں اور کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ اہلسنت و جماعت کی آنے والی نسلیں بھی اعلیٰ حضرت کے قلمی علمی اور عملی جہاد سے فائدہ اٹھائیں گی۔ جب تک چاند سورج رہے گا اعلیٰ حضرت کا نام روشن و تابندہ رہے گا انشاء اللہ

جو کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے ہم آگے چل کر بتائیں گے کہ اعلیٰ حضرت کے ساتھ مناظرہ کرنے کی کسی مذہب والے میں جرات نہیں تھی اور نہ اب تک ہے بلکہ آپ کی کسی کتاب کا جواب قیامت تک کوئی بدعقیدہ نہیں دے سکتا اور زمین و آسمان شاہد ہیں کہ اہلسنت و جماعت کے ساتھ مناظرے میں بدعقیدہ اور گستاخوں کو ہر میدان میں شکست فاش ہوئی بلکہ بعض جگہ تو مناظرہ طے کر کے سامنے نہ آئے۔ یا تو خاموشی اختیار کی یا پھر راتوں رات بھاگ گئے۔ غرض یہ کہ کوئی ایک مناظرہ بھی مخالفین ثابت نہیں کر سکتے کہ ان کو کامیابی ہوئی ہو اور نہ قیامت تک کسی مناظرے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ کیوں کہ جھوٹ، دھوکہ و فریب دے کر کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی اور یہ نہیں ہو سکتا کہ یہ بدعقیدہ جھوٹ نہ بولیں۔ ان کی تقریر سن کر دیکھ لو ان کی کوئی کتاب اٹھا کر دیکھو تو پتہ چلتا ہے کہ کیا کیا گل کھلائے ہیں۔ امرتسر میں ایک مناظرہ ہوا تھا جس کا موضوع یہ طے پایا کہ اپنا حلالی ہونا ثابت کردیں۔ غیر مقلدین مگر شام تک مناظرہ ہوا

اپنا حلالی ہونا ثابت نہ کر سکے۔ اہلسنت کی طرف سے مناظر محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ ہم پوری کتاب میں ہونے والی گفتگو کا ثبوت پیش کرنے کو تیار ہیں۔ جس کا دل چاہے ثبوت دیکھ کر توبہ کرلے۔

اہلسنت کی پہچان:

ہماری کوشش عام فہم انداز میں مناظرہ کے چند اصول اور شرائط لکھنے ہیں تاکہ اہلسنت بدعقیدہ کے مکر و فریب سے بچیں۔ سب سے پہلے تو یہ حقیقت جان لیں کہ اہلسنت کا اختلاف تمام بدعقیدہ فرقوں سے کیوں ہے۔ دراصل حقیقی اور بنیادی اختلاف غلط عقائد اور گستاخانہ باتوں کی وجہ سے ہے جو ان کی کتابوں میں موجود ہیں۔ جوکہ یہ بات ہر عقل مند آدمی تسلیم کرتا ہے کہ بلکہ مخالفین بھی مانتے ہیں کہ اگر عقیدہ درست ہے تو اعمال بھی درست ہیں اور اگر عقیدہ خراب ہوگیا تو تمام اعمال بے کار اور برباد ہیں۔ اب اس سلسلے میں علمائے حق اہلسنت و جماعت کی پہچان ضروری ہے جو یہ معلوم کرنا چاہے کہ فلاں عالم دین اہلسنت ہے یا نہیں؟ تو اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اس سے پوچھا جائے کہ اصل اختلاف کیا ہے۔ اگر وہ بتادے جو ہم نے اوپر نقل کیا ہے اور وہ یہ بھی بتائے کہ اعلیٰ حضرت نے تمام بدعقیدہ پر شرعی طور سے کفر کا فتویٰ دیا ہے، درست ہے اور ان کے نام بتائے۔ تو سمجھ لو وہ اہلسنت میں سے ہے ورنہ اگر اس میں چوں و چرا کرے اور شک کرے تو خود بھی گمراہ ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرے گا۔ کیوں کہ کسی بھی عالم حق سے یہ اختلاف پوشیدہ نہیں ہے اور جو چھپانے

کی کوشش کرے تو سمجھ لو کہ دال میں کالا ہے لہٰذا آج بھی علماء حق کا اعلان عام ہے کہ مخالفین اپنے اکابرین کا ان گستاخیاں کرنے کے بعد ایمان اور اسلام ثابت کرے۔ اگر کسی میں ہمت ہے تو مرد میدان بنے اور تحریری گفتگو کرے۔ ابھی حال ہی میں ایک مخالف نے مجھ سے کہا کہ اعلیٰ حضرت کا ایمان دار ہونا ثابت کردو۔ فقیر نے جواب دیا منظور ہے۔ اعلیٰ حضرت کا ایمان دار اور عاشق رسول ہونا تمہارے اکابرین سے ثابت کرتا ہوں۔ بس یہ جواب سنتے ہی وہ منہ دکھانے کے قابل نہیں رہا اور راہ فرار اختیار کی۔

جھوٹ بولنے کا ورلڈ کپ ان کے ہاتھ :

مخالفین اس پالیسی پر عمل پیرا ہیں کہ خوب جھوٹ بولو تاکہ سچ لگنے لگے۔ اسی لئے الزام تراشیاں اور ہر قسم کا جھوٹ بولتے ہوئے ان کو کوئی شرم و غیرت نہیں بلکہ جھوٹ بولنے پر اگر ورلڈ کپ کا انعام رکھا جائے تو یہ انعام مخالفین کو ملے گا۔

اب وہ دوست جو مناظرے کا شوق رکھتے ہیں اور مخالفین کو منہ توڑ جواب دینا چاہتے ہیں تو توجہ کریں۔ خاص طور پر ان حضرات کے لئے عرض جو زیادہ اسلامی معلومات نہیں رکھتے اسلام کے بارے میں نہیں جانتے وہ خبردار بالکل بحث مباحثہ مت کریں اس لئے کہ کوئی غلط بات منہ سے نکل گئی تو نقصان ہوگا اور گنہگار ہوگا تو کیا فائدہ ملے گا۔ بلکہ عام آدمی کا کام یہ ہے کہ جہاں بھی کوئی مخالف اعتراض کرے اپنے علماء حق سے رابطہ کرے اور جواب

دے۔ بلکہ ہوسکے تو وہ اعتراض کرنے والے کو علماء کے پاس لے جائے تو پھر دیکھنا کہ اعتراض کا جواب سن کر کیسا بھیگی بلی بن جائے گا اور اگر مخالف علماء حق کے پاس نہ جائے تو پھر سنی کو چاہیئے کہ مخالف سے اعتراض تحریر کرالے اور اس کا جواب علماء سے لاکر اس مخالف کو دے اور اس سے جواب طلب کرے۔ اب اگر وہ دوبارہ جواب نہ لاکر دے تو سمجھ لو کہ بھاگ گیا اور جان چھوٹ گئی۔ کیوں کہ حق آتا ہے تو باطل بھاگ جاتا ہے۔

شرائط مناظرہ:
مناظرہ میں سب سے پہلے یہ بات یاد رکھیں کہ نیت یہ ہونی چاہیئے کہ حق واضح ہوجائے اور اگر نیت یہ ہو کہ اپنی برتری ثابت کرنی ہے یا مد مقابل کو ہرانا ہے تو ثواب کی بجائے گناہ ہے اور کہیں ناکامی کا منہ نہ دیکھنا پڑے۔ جس کے ساتھ مناظرہ ہو، شرائط طے کرکے ہو۔ کیوں کہ مناظر اہلسنت کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اصل مناظرہ میں شرائط طے کرنا ہی مشکل کام ہے اور جس کو شرائط طے کرنا آجائے تو وہی سب سے بڑا مناظر ہوتا ہے۔ مناظرہ خود اس قدر مشکل نہیں ہے۔
بس شرائط طے کرنے سے پہلے خوب اچھی طرح غور کرلو۔ اس کے بعد مخالفین سے نام اور اس کی جماعت کا نام اور موضوع طے کرکے لکھوالیں اور دستخط کرالیں۔ جہاں مناظرہ ہو وہ مسجد یا مدرسہ ہو۔ کسی کا گھر نہ ہو اور اگر مخالف کی طرف جانا ہو تو ذمہ داری لکھوالیں کہ ہر قسم کے فساد اور نقص

امن کے ذمہ دار مخالف ہوں گے۔ اور اگر مخالف کو اپنی طرف بلانا ہو تو پھر اس کو ذمہ داری لکھ کر دو اور یہ بات بھی قابل غور ہے کہ دلائل کا تعلق دلائل اربعہ سے ہے۔ ۱۔ قرآن کریم۔ ۲۔ احادیث ۳۔ اجماع۔ ۴ ۔ قیاس شرعی۔ یہ باتیں تحریر کرالیں۔

اب یہاں ایک وضاحت کردوں کہ بعض اوقات ظنی عقائد پر مخالف قطعی دلیل مانگتا ہے تو یاد رکھیں کہ قطعی عقیدہ اور مسئلہ کا ثبوت قطعی دلیل سے اور ظنی عقیدہ اور مسئلہ کا ثبوت دلیل ظنی سے ہوتا ہے۔ شرائط میں ایک چیز کا اضافہ اور بھی کریں کہ مخالف کے اکابرین کی کتابوں سے حوالے۔ کیوں کہ مخالف کے بڑوں نے زیادہ تر دو قسم کے فتوے دیئے ہیں جو خود ان کے خلاف ہیں۔ اس لئے اس شرط پر مخالف بہت مشکل سے راضی ہوتا ہے مگر مناظر کا کام ہے کہ وہ کسی طرح بھی اس پر مخالف کو راضی کرائے۔ فقیر کو ایک جگہ جب یہ شرط مخالف سے لکھوانی تھی مگر وہ کسی طرح راضی نہ ہوا تو آخر میں فقیر نے عرض کی کہ تمہارے مولوی کیا عالم نہیں تھے جو تم ان کا انکار کررہے ہو۔ اگر واقعی تم ان کو اپنے عالم نہیں مانتے تو تحریر کردو۔ تو مخالف نے کہا کہ میں مانتا ہوں وہ بڑے بڑے عالم تھے۔ فقیر نے عرض کی تو لکھو آخر اس نے لکھ دیا۔

اس کے بعد دن تاریخ اور مہینہ وغیرہ اور وقت لکھوالیں۔ اور جگہ کا تعین کرلیں اور آدمیوں کی تعداد دونوں طرف سے لکھوالیں۔ کسی طرح بھی دونوں طرف سے مقرر کردہ تعداد سے زیادہ آدمی نہ ہوں اور یہ بھی طے کرلیں کہ پہلی تقریر اور آخری تقریر کس کی ہوگی۔ اور دونوں طرف سے تقریر کا وقت

پانچ منٹ یا دس منٹ ہوگا۔ ایک آدمی کو مقرر کرلیں جو یہ بتادے کہ وقت پورا ہوگیا۔ دونوں طرف کے آدمیوں کو سختی سے بتادیں کہ درمیان میں کوئی بھی بات نہیں کرے گا ورنہ اس کو باہر نکال دیا جائے گا۔ بات کرنے کا حق صرف مناظر اور صدر مناظر کو ہوگا۔ اور ایک مناظر کے درمیان دوسرا مناظر نہیں بولے گا۔

ہاں مناظر کی گفتگو میں دوسرا مناظر اور صدر مناظر یہ کہہ سکتے ہیں کہ جو آیت اور جو حدیث اور جو عبارت پڑھیں ہیں وہ کہاں ہیں۔ کس پارے میں ہیں۔ حدیث کی کتاب کا نام کیا ہے یا حوالہ کیا ہے جیسے صفحہ نمبر یا جلد وغیرہ۔ اگر کوئی مناظر یہ کہے کہ آج مناظرہ چار گھنٹہ ہوگا چاہے فیصلہ ہو یا نہ ہو۔ تو یہ غلط اصول ہے بلکہ جب تک یہ فیصلہ نہ ہوجائے حق پر کون ہے جب تک مناظرہ ہوگا البتہ یہ طے کرسکتے ہیں کہ آج مناظرہ چار گھنٹے ہوگا۔ پھر دوسرے دن ہوگا ورنہ تیسرے دن ہوگا۔

ہم آگے چل کر یہ بھی بتائیں گے کہ شکست کی کتنی صورتیں ہیں اور ان میں سے جس کو وہ صورت پیش آئے وہ فیصلہ کرسکتا ہے کہ شکست خوردہ کون ہے۔

اور خبردار کبھی بھی سنی وہابی بن کر آپس میں مناظرہ نہ کریں۔ بلکہ اس طرح کرسکتے ہیں کہ اگر مخالفین نے یہ سوال کیا تو اس کا کیا جواب ہونا چاہیئے۔ اسی طرح ایک دوسرے سے معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔ بہرحال ہمارا واسطہ ایسے لوگوں سے ہے جو جھوٹ بولنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ اس لئے شرائط طے کرتے وقت جتنی احتیاط کی جائے کم ہے۔ ایک وجہ یہ

بھی ہے کہ بعض مناظر صرف شرائط طے کرنے سے جیت گئے تو حق واضح ہوگیا اور بد عقیدہ کا منہ کالا ہوگیا۔

ان کے دو فتوے :

ہوسکتا ہے کسی سنی کو خیال آجائے کہ جو شرائط تم نے بتائے ہیں وہ مخالفین اس کتاب کو پڑھ کر معلوم کرلے اور ہمارے لئے استعمال کرے۔ تو جواباً عرض ہے کہ کاش مخالفین اصول اور سچائی کے ساتھ مناظرہ کرلے تو اس کو بھی حق تسلیم کرنا پڑے گا اور اپنے باطل عقیدہ سے توبہ کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔

ان شرائط میں ایک بات اور قابل غور ہے جو مخالفین کے لئے موت کا پیغام ہے۔ وہ یہ کہ مخالفین کے ہر مسئلہ میں اپنے مولویوں کا تضاد موجود ہے کہ ایک مولوی کچھ کہتا ہے اور دوسرا مولوی اس کے خلاف لکھ دیتا ہے۔ مثال کے طور پر یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پکارنا۔ اس مسئلہ پر ان کا فتوی کفر و شرک کا ہے اور مخالفین کے اکابر مولویوں سے یا رسول اللہ پکارنا جائز بھی ہے اور پکارنے کا ثبوت بھی ہے۔ اسی طرح مسئلہ حاضر و ناظر کے متعلق بھی دو قسم کے فتوے مخالفین کے موجود ہیں۔ جس مخالف کا دل چاہے دیکھ کر اپنے گندے عقیدہ سے توبہ کرلے۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقت میں نور ہونے پر اور ان کا سایہ نہ ہونے پر بھی دو قسم کے فتوے ہیں اور دونوں طرف ان کے اکابر علماء ہیں۔ ہم ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔

اچھا مکان بنایا رہنے کے واسطے
ہم ادھر سے آئے وہ ادھر سے نکل گئے

اس طرح مسئلہ علم غیب عطائی کے متعلق بھی مخالفین کے پاس دو قسم کے فتوے ہیں بلکہ تین قسم کے فتوے بھی ہیں۔ ان میں ایک قسم تو ہماری طرح عقیدہ لکھتے ہیں۔ دوسری قسم وہ جو علم غیب تو مانتے ہیں مگر بعض علم غیب اور تیسرے وہ جو سرے سے علم غیب عطائی کے بھی منکر ہیں۔ اگر کوئی صاحب یہ تین قسم کے فتوے دیکھنا چاہے تو ہم دکھانے کو تیار ہیں اور دیکھ کر توبہ کرلیں۔ لہٰذا ان تمام مسائل پر شرائط میں ان سے فتوی طلب کرو۔ اگر یہ فتوی دے دیں تو ان کے مولوی کی عبارت ان کے سامنے رکھ دو اور پھر دیکھو ان کی حالت یہی ہوگی ؎

نہ ہم سمجھیں کوئی بات نہ تم آئے کہیں سے
پسینہ پونچھیے اپنی جبیں سے

جھوٹوں پر اللہ کی لعنت:

ایک لطف کی بات اور بتاتا چلوں وہ یہ کہ ان مخالفین سے ہم اہلسنت کا کسی بھی مسئلہ میں عقیدہ پوچھ کر دیکھو۔ ہوسکتا ہے بغلیں جھانکنے لگے یا پھر بغلیں بجانے لگے۔ خیر جب یہ ہمارا عقیدہ بتائیں گے جھوٹ ضرور بولیں گے۔ آزما کر دیکھ لو۔ اس لئے کہ ان کی عمارت جھوٹ پر قائم ہے اور یہ زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکتی۔ ایک مولوی سے فقیر نے پوچھا کہ ہمارا حاضر و ناظر کے بارے میں عقیدہ بتاؤ۔ تم کو تمہارے بڑوں نے کیا بتایا ہے۔ تو کہنے

لگا کہ تم بریلویوں کا عقیدہ حاضر و ناظر کے متعلق یہ ہے کہ تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر جگہ جسمانی طور پر حاضر و ناظر مانتے ہو۔ فقیر نے پوچھا ہمارا یہ عقیدہ کس کتاب میں لکھا ہے۔ کہنے لگا کہ کتاب تو مجھے نہیں معلوم مگر زبانی سنا ہے۔
فقیر نے کہا کہ نہ ہمارا یہ عقیدہ ہے اور نہ ہی کسی کتاب میں لکھا ہے۔ اور نہ ہی ہم جسمانی طور پر ہر جگہ حاضر و ناظر مانتے ہیں۔ جب تم کو ہمارے عقیدہ کا ہی نہیں پتہ تو کفر و شرک کے فتوے کس بنیاد پر دیتے ہو بغیر شرعی دلیل کے۔ فقیر نے کہا کہ یہ وظیفہ کیا کرو کہ جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہو۔

مدعی اور مدعا علیہ:

یہاں تک چند باتوں کو امید ہے سمجھ لیا ہوگا۔ اب اگر ہر مسئلہ پر شرائط کی تفصیل لکھی جائے تو یہ کتاب ہزار صفحات سے بھی زیادہ ہوجائے گی جس کا پڑھنا، یاد رکھنا اور خریدنا دشوار ہوجائے گا اس لئے بہت مختصر کرتے ہوئے عرض ہے کہ ہر مسئلہ پر ان مخالفین سے ان کا دعوی پوچھا جائے اور اس کے بعد اس دعوے کی دلیل طلب کی جائے کیوں کہ دلیل دینا مدعی کے ذمہ ہے۔ یہاں مخالفین الٹا چکر چلاتے ہیں۔ ہم کو مدعی بنا کر ہم سے دلیل طلب کرتے ہیں۔ جو کہ سراسر اصول فقہ اور مناظرہ کے اصول کے خلاف ہے۔ اگر مخالف زیادہ ضد کرے تو اس سے پوچھیئے کہ مدعی اور مدعا علیہ کی تعریف کیا ہے۔ بس پھر دیکھو تماشہ۔ آخر اس کو تسلیم کرنا پڑے گا اور اگر کوئی بہت ہی ضدی ہو تو اس کو پھر یہ لکھ کر دینا پڑے گا کہ ہمارے

کفر و شرک کے فتوے غلط ہیں اور ہم سب سے دستبردار ہوتے ہیں۔ ہم کو شرعی دلیل سے ثبوت دکھا دو۔ تو ہم اس کو اپنے دلائل دکھانے کو تیار ہیں۔ مگر یہ نہیں ہوسکتا کہ دعوے بھی کرو اور دلیل بھی پیش نہ کرو۔ یہ دھوکہ اور فراڈ کہیں اور چل سکتا ہے میدان مناظرہ میں نہیں۔ اور شرک و کفر و بدعت کے مسئلہ میں ان سے شرک و بدعت کی تعریف ضرور پوچھنا تاکہ پتہ چل سکے کہ جشن میلاد اگر بدعت ہے تو جشن دیوبند سو سالہ کیسے جائز ہوسکتا ہے۔ ویسے مجھے آج تک ان کے کسی مولوی نے بدعت کی صحیح تعریف نہیں بتائی۔

سو سالہ جشن دیوبند سے یہ بات بھی روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ ان دیوبندی ٹولے کی عمر کتنی ہے اور یہ یقیناً انگریز ہی کی پیداوار ہے۔ علماء حق کہتے ہیں کہ اس ٹولے کا تعلق شیطان اور اس کی ذریت سے ہے۔

یہ اعمال جائز ہیں:

لہذا اسلام میں یہ اعمال جائز ہیں جس میں کچھ ہم لکھ دیتے ہیں جو یہ ہیں۔

جشن میلاد اور معراج منانا۔ گیارہویں شریف، عرش شریف، تیجہ، دسواں، بیسواں، فاتحہ شریف، نعت خوانی، قرآن خوانی، ذکر کی محفل، انگوٹھے چومنا، اذان سے پہلے اور بعد درود و سلام پڑھنا اور کھڑے ہوکر سلام پڑھنا، قبر پر اذان دینا بعد دفن، یارسول اللہ پکارنا یا ابوبکر صدیق مدد، یا علی مدد، یا غوث اعظم مدد، قیام تعظیمی، عیدین میں گلے ملنا، حلوہ اور سویاں پکا کر کونڈے

میں نیاز کرنا، صحابہ کرام اور اولیاء کے دن منانا، نماز جنازہ کے بعد دعا کرنا، فرض واجب سنت نفل نماز کے بعد دعا کرنا، فرض نماز کے بعد ذکر کرنا۔

ہمارا اعلان عام ہے۔ دنیا میں کوئی مخالف شرعی دلیل سے ان اعمال کو کفرو شرک و حرام بدعت اور ناجائز ثابت نہیں کرسکتا۔ کان کھول کر سن لو اور آنکھ کھول کر دیکھ لو اور سن لو کہ ہم اہل سنت و جماعت کے نزدیک یہی دلیل کافی ہے کہ جس عمل کو شریعت نے منع نہ کیا ہو اور وہ دین سے نہ ٹکراتی ہو وہ جائز ہے۔ ایک بات اور ذہن نشین کرلو کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو جتنا روکو گے وہ اتنا زیادہ اور بڑھتا چلا جائے گا۔

رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہوجائیں جل جانے والے

بد عقیدگی سے توبہ کرلو:

ایک نسل کو اعلیٰ حضرت نے پوری زندگی تمہاری حقیقت بتائی اب دوسری نسل یا آنے والی نسلوں کو اعلیٰ حضرت کے خادم یہ حقیقت بتائیں گے تم کسی بھی روپ میں نام بدل بدل کر آجاؤ۔ ہم تم کو پہچان لیں گے۔

اور جو سنی بھولے بھالے ان کے دام و فریب میں پھنس گئے ہیں۔ ہم ان کو بتانا چاہتا ہیں کہ ان کے پاس اپنے عقیدہ میں اور کفر و شرک کے فتوے لگانے کی کوئی شرعی دلیل نہیں ہے۔ ہم ان کو اعلان عام کرکے بتانا چاہتے ہیں کہ ہمارے کس عقیدہ پر کتنے دلائل ہم پیش کردیں۔ شرعی طور پر اور جس دلیل کو تم مانو ہم دکھانے کو تیار ہیں۔ اگر قرآن کریم سے کہو

اگر حدیث سے کہو، اگر اجماع اور قیاس شرعی سے کہو ورنہ تمہارے اکابر مولویوں سے بھی ہر اختلافی مسئلہ پر ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔ بتاؤ تم کس دلیل کو دیکھ کر بدعقیدگی سے توبہ کرلو گے۔

بے غیرت لوگ:

ویسے ان بدعقیدہ اور گستاخوں سے اصل مناظرہ تو ان کی کفریہ عبارتوں پر ہونا چاہیئے۔ ان کی گستاخانہ اور کفریہ عبارت اور عقیدہ ملاحظہ فرمائیں کہ اللہ تعالی جھوٹ بول سکتا ہے۔ ان کا یہ عقیدہ پانچ مختلف کتابوں میں وضاحت کے ساتھ لکھا ہے۔ ۱۔ فتاوی رشیدیہ ۲۔ براہین قاطعہ ۳۔ عبارات اکابر ۴۔ نقش حیات ۵۔ تنقید متین۔

حالانکہ نئی نسل کے دیوبندی وہابی خارجی وغیرہ بھی اس عقیدہ والوں پر لعنت کرتے ہیں مگر جب پتہ چلتا ہے کہ یہ عقیدہ ہمارے بڑوں کا ہے تو پھر خاموشی اختیار کرلیتے ہیں اور منہ چھپاتے پھرتے ہیں حالانکہ چاہیئے تو یہ تھا کہ قرآن و حدیث اور اجماع وقیاس کے بعد اپنی گستاخانہ عبارتوں سے توبہ کرلیتے اور اعلی حضرت کا احسان مانتے مگر یہ عجیب لوگ ہیں کہ احسان ماننے کے بجائے الٹے دشمن بن گئے اور تاویلات کا ایک طوفان کھڑا کردیا اور دوسری طرف اپنی گستاخیوں سے بچنے کے لئے جھوٹ اور الزام کا سلسلہ شروع کردیا۔ مگر کب تک آخر ایک دن تو اس بارگاہ میں جواب دینا ہوگا جہاں کوئی تاویل کام نہ آسکے گی۔ دنیا میں تو تم نے اپنے مولویوں کی عبارت کو قرآن وحدیث سے زیادہ درجہ دے رکھا ہے کہ نہ تو اس کو درست کرتے ہو نہ

مٹاتے ہو۔ آخر ان عبارتوں کو ختم کرنے میں کونسی قیامت آجائے گی۔

یہ اہلسنت نہیں:
ان کا ایک حربہ بہت خطرناک ہے اور وہ یہ کہ یہ سوال کا جواب دینے کے بجائے الٹا سوال کردیتے ہیں حالانکہ اصول یہ ہے کہ پہلے سوال کا جواب دو پھر سوال کرو۔
اور جو بات بار بار بتا رہے ہیں کہ تحریری شرائط بہت ضروری ہیں۔ جن کو چھوڑ کر مناظرہ ہو ہی نہیں سکتا اور دوران مناظرہ مخالف کی باتوں کو نوٹ کرنا بھی ضروری ہے خاص طور سے جھوٹ وغیرہ کو۔ اور اگر مخالف ایک ہی جواب کو بار بار دہرائے تو اس کا جواب صرف ایک دفعہ دینا ہے بار بار نہیں۔ اور ہو سکے تو مناظرے کو ریکارڈ ضرور کرے۔ اس وقت مسلک حق اہلسنت و جماعت کو ہر طرف سے فتنوں کا مقابلہ ہے حد تو یہ ہے کہ جو اہلسنت کو گالیاں دیتے تھے وہ بھی اپنے آپ کو اہلسنت تحریر کررہے ہیں۔ میرے پاس غیر مقلد وہابیوں کی کتاب موجود ہے اس میں انھوں نے اپنے آپ کو اہلسنت لکھا ہے۔ دوسری کتاب رافضیوں کی ہے وہ اہلسنت اپنے کو لکھ رہے ہیں۔ ابھی حال ہی میں توحیدی فرقہ کیماڑی والا انہوں نے بھی اپنے آپ کو اہلسنت کہنا شروع کردیا۔ فقیر نے ان تینوں کو الگ الگ خط لکھے کہ تم کو اپنے مذہب میں پناہ نہیں ملی جو اہلسنت میں آگئے اور بتاؤ اہلسنت کے عقیدے کیا ہیں۔ ان کی نشانی کیا ہے؟
مگر کسی کو جواب دینے کی ہمت نہ ہوئی۔

ایک وقت تھا کہ دیوبندی بھی اپنے آپ کو وہابی کہلانے میں فخر محسوس کرتے تھے۔ اہم ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔ یہ بھی اپنے آپ کو اہلسنت کہتے ہیں مگر ثابت نہیں کر سکتے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ہم سب کو ہمت کرنا ہوگی:

مسلمانوں اس بات کا یقین کرلو کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ یہ عمل پسند ہے کہ اللہ کے دوستوں سے دوستی اور اسکے دشمنوں سے دشمنی کرنا۔ فقیر حقیر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر کرم سے تمام اولیاء کے سردار غوث اعظم کے فیضان سے اور اعلیٰ حضرت کی فوج کا ادنیٰ خادم ہونے کے ناطے پیر مرشد اور ماں باپ کی دعاؤں سے اعلان عام کرتا ہے۔ اسلام کی حقانیت ثابت کرنے کے لئے کسی بھی ہندو، سکھ، عیسائی، یہودی، بت پرست، مجوسی اور دیریئے سے مناظرہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔

اور وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ اہلسنت کے مناظر دنیا سے چلے گئے وہ سن لیں کہ ان مناظر کے شاگرد زندہ ہیں اور کوئی دیوبندی، وہابی، خارجی، رافضی پرویزی، مرزائی، توحیدی، جماعتی وغیرہ وغیرہ جس کا دل چاہے اپنے باطل عقیدہ پر ہم سے گفتگو کرلے اور توبہ کرکے تجدید ایمان کرکے اسلام میں داخل ہوجائے۔ کیوں کہ جنگل میں گیدڑ ہزار ہی کیوں نہ ہوں ان کو ایک شیر کافی ہے۔ اپنے گھر بیٹھ کر یہ کہنا کہ میں بہت بڑا پہلوان ہوں یہ تو سب کہتے ہیں مگر پتہ اس وقت چلتا ہے جب پہلوان اکھاڑے میں آتا ہے۔ لہٰذا جس

میں دم خم ہو وہ آئے میدان مناظرہ میں۔

شکست کی صورتیں:

اب ہم یہاں شکست کی صورتیں لکھ رہے ہیں جو بہت زیادہ فائدہ مند ہیں۔

پہلی تو یہ ہے کہ جو مناظر وقت، دن اور تاریخ طے کرنے کے بعد جگہ پر نہ آئے۔

دوسری یہ ہے کہ مناظر اپنے مد مقابل کے جواب میں خاموشی اختیار کرے۔

تیسری یہ ہے کہ مناظر موضوع سے ہٹ کر گفتگو شروع کردے۔

چوتھی یہ ہے کہ مناظر جواب دینے کے بجائے بھاگنے کی کوشش کرے۔

پانچویں یہ ہے کہ مناظر اپنی کتابیں چھوڑ کر یا لے کر بھاگ جائے۔

چھٹی یہ ہے کہ مناظر ایک ہی جواب پر ضد کرتا رہے۔

ساتویں یہ ہے کہ صدر مناظرہ فیصلہ کردے اور وہ نہ مانے۔

آٹھویں یہ ہے کہ آیت غلط پڑھے اور غلط ترجمہ کرے۔ بتانے پر بھی غلطی تسلیم نہ کرے تو وہ بھی شکست خوردہ ہے۔

نویں یہ ہے کہ مناظر نماز کے بہانے چلا جائے اور واپس نہ آئے۔

دسویں یہ ہے کہ مناظر اپنی شکست کا اعلان کرے اور تحریر بھی لکھ کر دے۔

گیارہویں یہ ہے کہ جو شرائط طے ہوئی ہوں ان کے خلاف چلے۔

بارہویں یہ ہے کہ جن کتابوں کے نام دلائل دینے کے لئے طے ہوئے ہیں وہ ان سے ہٹ کر حوالے دے۔

تیرھویں یہ ہے کہ مناظر خاموش ہوجائے تو معاون مناظر گفتگو شروع کردے۔

چودھویں یہ ہے کہ مناظر جھوٹ بولے اور توبہ نہ کرے۔

پندرہویں یہ ہے کہ مناظر بے ہوش ہوجائے یا پیشاب نکل جائے۔

شوق مناظرہ:

دل تو چاہتا ہے کہ مناظرے کی باتوں کو لکھتا رہوں مگر اعلیٰ حضرت کے متعلق بھی لکھنا ہے۔ ویسے فقیر کی چھ کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں جن کا جواب کئی سال ہوگئے کوئی نہ دے سکا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اس میں ان کے مولویوں سے ثبوت دیئے ہیں اور دینے کا وعدہ کیا ہے۔ مگر یہ قرآن و حدیث کے واضح فیصلہ کے بعد بھی اپنے مولویوں کو غلط اور گستاخ کہنے کے لئے تیار نہیں اس لئے ہم یہ بات کہنے میں حق بجانب ہیں کہ انہوں نے قرآن و حدیث کے فیصلے کو پس پشت ڈال دیا ہے اور اپنے مولویوں سے بڑھ کر ان کے پاس کوئی چیز نہیں۔

فقیر کی کتابوں سے متعلق مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ جہاں جاتا ہوں عوام اہلسنت ایک ہی بات پوچھتے ہیں کہ اب کون سی کتاب لکھ رہے ہو اور بعض احباب نے ایک مشورہ دیا ہے کہ ان سب مناظروں کو جو چالیس کے قریب ہیں ایک جگہ جمع کردیا جائے۔ فقیر نے معذرت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر کوئی صاحب یہ کام کرلیں تو میری طرف سے اجازت ہوگی اور وہ اپنی انجمن یا تنظیم کا نام بھی لکھ سکتے ہیں۔ مگر مجھ سے یہ نہیں ہوگا۔ اب

علماء اہلسنت اور عوام کو مسلک کے لئے وقت نکالنا پڑے گا اور ان تمام فتنوں کو روکنا ہم سب پر فرض ہے۔ یہ لمحہ فکریہ ہے۔

اعلیٰحضرت اور مناظرہ:

اب آیئے اعلیٰ حضرت سے متعلق چند باتیں پڑھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ ایک دفعہ غلطی سے شیعہ حضرات نے مناظرہ کا چیلنج دے دیا۔ ان دنوں اعلیٰ حضرت کی طبیعت سخت ناساز تھی اور وہ حکیم نیم شیعہ تھا اور شیعہ حضرات سے اس کا رابطہ تھا۔ حکیم نے یقین دلایا کہ تم مناظرے کا چیلنج دیدو اور جب مناظرہ کا دن آئے گا میں کہہ دوں گا کہ جناب آپ مناظرہ نہیں کرسکتے۔ خیر اعلیٰ حضرت نے مناظرے کا چیلنج قبول کیا اور چند سوالات وضاحت کے لئے لکھ کر دیدیئے۔ جب مناظرے کا دن آیا تو حکیم نے کہا کہ حضرت آپ اس حالت میں مناظرہ نہیں کرسکتے۔ اعلیٰ حضرت نے جو جواب دیا وہ سنہری حروف میں لکھنے کے لائق ہے۔ آپ نے فرمایا حکیم صاحب مجھے مناظرے میں مرجانا تو منظور ہے مگر مناظرہ سے بچ کر زندہ رہنا منظور نہیں۔ جب یہ جواب شیعہ حضرات کو پتہ چلا بس پھر کیا تھا۔ خاموش رہنے میں ہی عافیت سمجھی۔ اور ان سوالات کے جوابات بھی شیعہ نہیں دے سکے۔ اور ان کے متعلق یہ بھی عرض ہے کہ اگر وہ سوالات کا جواب دینے بیٹھتے تو سنی ہوجاتے۔

بعد کا بولنا بیکار ہے:

شان اعلیٰ حضرت کہ جب اعلیٰ حضرت زندہ رہے کسی کو جواب دینے کی ہمت نہ ہوئی اور جب آپ کا وصال ہوگیا تو بس پھر کیا تھا جیسے مردہ زندہ ہوگئے یا گونگے کو زبان مل گئی۔ حالانکہ بعد میں جو اعلیٰ حضرت پر اعتراض کئے گئے اگر ان میں کچھ زور ہوتا تو گنگوہی، نانوتوی، تھانوی، انبیٹھوی کرتے۔ مگر یہ سب اپنے بلوں میں خاموش تماشائی بنے رہے۔ لیکن آج کل ان کے ماننے والے مرغے کی ایک ٹانگ کی طرح سب یہی رونا روتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت نے حرمین شریفین میں ہمارے بڑوں کی عبارات توڑ مروڑ کر پیش کیں۔ جواباً عرض ہے کہ اس وقت یہ بڑے تو زندہ تھے وہ سامنے آجاتے اور حرمین شریفین کے علماء کے سامنے جاکر بتاتے کہ جناب عزت مآب ہماری عبارتوں کو توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ہے۔ اصل عبارتیں یہ ہیں۔ آخر کس نے روکا تھا ان کو سامنے جانے سے۔ معلوم ہوا کہ اگر سچے ہوتے تو ضرور سامنے آجاتے۔ چلو وہاں نہ سہی کم از کم ہندوستان میں ہی اس شیر کا مقابلہ کیا ہوتا اور کوئی جواب دیا ہوتا۔

مگر افسوس کہ مر کر مٹی میں مل گئے۔ نہ توبہ کی اور نہ سامنے آنے کی ہمت کی۔ کفر کے فتوے لگنے کے بعد ۱۵ سال تک گنگوہی، ۲۲ سال تک انبیٹھوی اور تھانوی ۳۹ سال تک زندہ رہے اور جواب نہ دیا اور امت میں عظیم فتنہ و فساد چھوڑ گئے مگر جواب دینے کی جرات نہ کی۔

اب ان کے چیلے منہ کھول کر باتیں کرتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت نے ہمارے

علماء کو کافر بنایا۔ شاید اعلیٰ حضرت نے ان کو ٹیلی فون کیا ہوگا کہ تم کافر بن جاؤ۔ واہ بھئی واہ۔ اور وہ کافر ہوگئے۔

یہ اعلیٰ حضرت کا احسان ہے :

ارے ظالمو ! اعلیٰ حضرت نے ان کو کافر نہیں بنایا بلکہ بتایا کہ تم نے کفر کیا ہے اور قرآن و حدیث کی روشنی میں ان کی گستاخی ثابت کی اور شرعی تقاضے پورے کئے جو ایک مجدد کی شان ہے۔ ایک اعتراض مخالفین کے جاہل مولوی کرتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت نے ہمارے علماء سے پوچھا تک نہیں اور کفر کا فتویٰ لگادیا۔ جواباً عرض ہے کہ اگر تمہارے پاس سچائی نام کی کوئی چیز نہیں تو کوئی بات نہیں۔ دنیا میں ابھی سچائی موجود ہے اور اس بات کا ثبوت موجود ہے کہ اعلیٰ حضرت نے ان کو خطوط رجسٹری کئے جو ان مولویوں نے وصول کئے وہ ثبوت بھی موجود ہیں جس کا دل چاہے ہم سے طلب کرے اور توبہ کرے۔

اتمام حجت :

آیئے اعلیٰ حضرت کے خطوط کی چند باتیں بھی نقل کرتے ہیں شاید یہ جھوٹ اور الزام سے باز آجائیں مگر یہ امید کم ہی ہے۔ ایک طریقہ تو خطوط کا تھا اور دوسرا طریقہ اس طرح کرکے حجت قائم کی۔ ایک مجموعی کتاب جس میں دیوبندی، وہابی گستاخیاں اور ان کا رد شائع کیا تھا اور ابھی کفر کا فتویٰ نہیں دیا تھا۔ جس میں سے بیس سوالات لکھ کر ایک وفد کو تھانوی کے پاس روانہ

کیا کہ ان باتوں کا جواب دیں تاکہ کل کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہم کو بتایا نہیں یا ہم سے پوچھا نہیں۔ اب تھانوی وہ سوالات دیکھ کر اور اپنی عبارتیں اور اس کے متعلق سوالات دیکھ کر جو حالت ہوئی وہ دیکھنے والی ہوگی۔ اس کا اندازہ ان کے الفاظ سے ہر شخص بآسانی لگا سکتا ہے کہ:

تھانوی صاحب بولے ایک نہ ہزار نہ معاف کیجئے۔ میں اس فن میں جاہل ہوں اور میرے اساتذہ بھی جاہل ہیں جو شخص تم سے دریافت کرے اسے ہدایت کرو۔ طبیب کا کام نسخہ لکھ دینا ہے یہ نہیں کہ مریض کی گردن پر چھری رکھ دے کہ تو پی لے۔ میں جو کچھ کہہ چکا ہوں کہوں گا مجھے معقول بھی کردیجئے تو وہی کہے جاؤں گا۔ مجھے معاف کیجئے۔ آپ جیتے میں ہارا۔

حوالہ دکھانے کو تیار ہیں۔

اشرف علی تھانوی کی ہٹ دھرمی:

یہ ہیں ان کے حکیم الامت اور ان کی ضد کہ اپنی شکست منظور کرلی مگر گستاخی کے الفاظ واپس نہ لئے۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت نے علماء دیوبند سے پوچھا بھی نہیں اور کفر کا فتویٰ لگادیا۔ اور الفاظ دیکھ کہ وہی کہوں جو کہہ چکا۔ یعنی ساری دنیا بھی میری عبارت پر کفر کا فتویٰ لگادے تب بھی بس ایک ہی بات کہوں گا۔

اگر اعلیٰ حضرت نے کفر کا فتویٰ دیا ہے تو شرعی حق ادا کیا ہے اور فقہا کرام سے فتوے نقل کئے ہیں۔ اب کس کس سے نفرت کروگے۔

علماء دیوبند کا کفر کے فتوے پر اقرار اور اعلحضرت کے فتوے کی تصدیق

حالانکہ دیوبند کے مرتضی حسن نے علماء دیوبند پر کفر کا فتوی تسلیم کیا ہے اور کہا ہے کہ اعلیٰ حضرت ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہوجاتے۔

دیکھو کتاب الشدا العذاب۔

اعلیٰ حضرت کا خط:

اعلیٰ حضرت نے جو آخری خط تھانوی کو ارسال کیا ملاحظہ ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علی من اتبع الہدی

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فقیر بارگاہ عزوجل تو مدتوں سے آپ کو دعوت دے رہا ہے اب حسب معاہدہ و قرار داد مراد آباد پھر محرک ہے کہ آپ کو سوالات و مواخذات حسام الحرمین کی جواب دہی کو آمادہ ہوں۔ میں اور آپ جو کچھ کہیں لکھ کر کہیں اور سنادیں اور وہ دستخط پرچہ اس وقت فریق مقابل کو دیتے جائیں کہ فریقین میں سے کسی کو کہہ کر بدلنے کی گنجائش نہ رہے۔ معاہدہ میں ۲۷ صفر مناظرہ کے لئے مقرر ہوئی ہے۔ آج ۱۵ صفر کو اس کی خبر مجھ کو ملی ہے۔ گیارہ روز کی مہلت کافی ہے۔ وہاں بات ہی کتنی ہے۔ اسی قدر کہ یہ کلمات شان اقدس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے توہین ہیں یا نہیں۔ یہ بعونہ تعالیٰ دو منٹ میں اہل ایمان پر ظاہر ہوجائے گا۔ لہٰذا فقیر اللہ تعالیٰ کی قدرت و

رحمت پر توکل کرکے یہی ۲۷ صفر اس کے لئے مقرر کرتا ہے۔ آپ فوراً قبول کی تحریر اپنی مہر دستخطی روانہ کریں اور ۲۷ صفر کو صبح مراد آباد میں ہوں اور آپ خود اس امر کو طے کرلیں۔ اپنے دل کی آپ جیسی بتاسکیں گے وکیل کیا بتائے گا۔ یہ معاملہ کفر و اسلام کا ہے۔ اس میں وکالت کیسی؟ اگر آپ خود کسی طرح سامنے نہیں آسکتے تو وکیل ہی کا سہارہ ڈھونڈیئے تو یہی لکھ دیجئے۔

اتنا تو حسب معاہدہ آپ کو لکھنا ہوگا کہ وہ وکیل مطلق ہے۔ اس کا نام ساختہ، پرواختہ قبول و سکوت نکول و عدول سب آپ کا ہے اور اس قدر اور بھی لکھنا ہوگا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ اگر آپ کا وکیل مغلوب یا معترف یا ساکت یا فار ہوا تو کفر سے توبہ علی الاعلان آپ کو کرنی ہوگی اور چھاپنی ہوگی کہ توبہ میں وکالت ناممکن ہے اور اعلانیہ کی توبہ، اعلانیہ لازم ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ آخری بار آپ ہی کے سر رہتا ہے کہ توبہ کرنی ہوئی تو آپ ہی پوچھے جائیں گے۔ پھر خود ہی اس دفع اختلاف کی ہمت کیوں نہ کریں؟ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے کو آپ تھے اور بات بنانے دوسرا آئے۔ آپ برسوں سے ساکت اور آپ کے حواری دفع خجالت کی سعی بے حاصل کرتے رہے ہیں۔ یہ آخیر دعوت ہے اس پر بھی آپ سامنے نہ آئے تو الحمد للہ میں فرض ہدایت ادا کرچکا۔ آئندہ کسی غوغہ پر التفات نہ ہوگا۔ منوا دینا میرا کام نہیں۔ اللہ عزوجل کی قدرت میں ہے۔

فقیر احمد رضا خان قادری عفی عنہ

دیوبندی جھوٹ بولتے ہیں:

اس طرح کے خطوط کفر کے فتوے سے پہلے بھی دیئے تھے اور بعد میں بھی۔ مگر تھانوی کا منہ نہ کھلا کہ بتاتے حسام الحرمین میں میری عبارتوں کو توڑ مروڑ کر پیش کیا۔ آج دیوبندی جھوٹ بولتے ہیں۔ الزام لگاتے ہیں۔ اس کا ثبوت تھانوی کی خاموشی ہے۔ جب تھانوی نے یہ الزام نہیں لگایا یا اور کوئی صفائی پیش نہیں کی تم کون ہوتے ہو جھوٹ بولنے والے۔ جس پر کفر کا فتوی ہے جب وہی خاموش ہے تو تمہاری بات کا اعتبار کون کرے گا۔ اور پھر تھانوی نے اعلیٰ حضرت کے وصال کے بعد حفظ الایمان کی عبارت میں تبدیلی کی مگر توبہ نہ کی۔ جب عبارت گستاخانہ تھی ہی نہیں تو تبدیل کیوں کرلی۔

پھر اس کا جواب بھی اعلیٰ حضرت کے صاحبزادے نے دیا کہ تھانوی کو دعوت ہے۔ اس ایمانی معاہدہ کی طرف جن کی ابتدا ہم خوذ کریں۔ ہم سچے دل سے اقرار کرتے ہیں کہ اگر آپ نے ان سب سوالات کا جدا جدا معقول جواب لکھ دیا تو ہم صاف اعلان کریں گے کہ حفظ الایمان پر تکفیر غلط تھی اور اگر آپ ایماناً سمجھ لیں کہ الزام لاجواب ہے تو خدا کو مان کر انصافاً قبول دیں کہ واقعی حفظ الایمان کتاب میں آپ نے کفر لکھا ہے اب مسلمان ہوتے ہیں۔

مفتی اعظم ہند کے سوالات :

مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب وقعات السنان میں ۱۳۲ سوالات کئے۔ نہ تو تھانوی نے جواب دیا اور نہ ہی دیوبند کی پوری جماعت میں سے کسی نے۔ ہم آج بھی دعوت دیتے ہیں تمام دیوبندیوں کو جو کوئی ایمان راستے کی طرف قدم بڑھانا چاہے اور ان سوالات کا جواب دینا چاہے تو ہم وہ سوالات نقل کر سکتے ہیں لیکن اگر جواب معقول نہ دیا تو تھانوی کے کفر کا اقرار کرنا پڑے گا اور تجدید ایمان کرنا پڑے گا۔

ہے کوئی مرد میدان

دعوت مناظرہ ہے :

ہم اختلاف امت کو دور کرنے میں مخلص ہیں اور اس کے لئے فیصلہ کن گفتگو تحریر کرنا چاہتے ہیں تاکہ روز روز کے اختلاف کو ایک دفع ختم کیا جا سکے۔ اگر مخالفین میں سے کسی کو امت کا درد ہے اور وہ اختلاف کو ختم کرنے میں مخلص ہے تو وہ توجہ کرے ورنہ یہ اتمام حجت ہے۔ کل قیامت میں نہ کہنا کہ اگر کوئی ہم کو دعوت ایمان دیتا تو ہم قبول کر لیتے۔ لہذا فقیر نے مناظرہ کے لئے علماء اہلسنت و جماعت کو راضی کر لیا ہے کہ وہ عالمی سطح یا ملکی سطح پر مناظرہ کریں تاکہ حق و باطل واضح ہو جائے اور ساری دنیا کو پتہ لگ جائے کہ گستاخ کون ہے اور با ادب کون ہے۔ امت کو لڑوا کر پیٹ کا دھندا کرنے والے کون ہیں اور علماء حق دین کی خاطر تن من دھن قربان کرنے والے کون ہیں۔ اب مخالفین کو چاہیئے کہ اپنے علماء کو راضی کریں اور خدا

کا واسطہ دیں کہ اپنی صفائی پیش کریں اور جو راضی نہ ہوں ان کا چندہ بند کردیں اور جو راضی ہوں جلد از جلد ان کے نام پیش کریں تاکہ ہم بھی اپنے مناظرین کے نام پیش کردیں اور پھر موضوع طے کریں اور پھر تاریخ، وقت اور جگہ کا تعین ہوجائے۔ اور اب بھی اگر کوئی راہ فرار اختیار کرے تو یقین کرلو وہ اور اس کا مذہب جھوٹا باطل اور گمراہ ہے اور اپنے اکابر کی گستاخانہ کفریہ عبارتوں کو جانتے ہوئے بھی حق واضح نہیں کرنا چاہتا تو وہ بھی گستاخ اور کافر ہے۔

مرنے سے پہلے مان جاؤ:

لہذا مناظرہ اسی پر ہوگا جو اصل اور بنیادی اختلاف ہے۔ ورنہ فروعی مسائل میں اختلاف تو خود دیوبندیوں سے ثابت ہیں۔ جس مسئلہ پر چاہیں ثبوت دیکھ کر توبہ کرلیں۔

ورنہ یاد رکھو مرنے کے بعد اپنا عقیدہ درست کیا تو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ کیوں کہ مرنے کے بعد تو سب ہی مان لیتے ہیں مگر فائدہ تو اس وقت ہوگا جو مرنے سے پہلے اپنی گستاخیوں سے توبہ کرے اور توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام ایمان

امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:
ایمان کے حقیقی و واقعی ہونے کو دو باتیں ضرور ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو تمام جہان پر تقدیم، تو اس کی آزمائش کا یہ صریح طریقہ ہے کہ تم کو جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم، کتنی ہی عقیدت، کتنی ہی دوستی، کیسی ہی محبت کا علاقہ ہو، جیسے تمہارے باپ، تمہارے استاد، تمہارے پیر، تمہاری اولاد، تمہارے بھائی، تمہارے احباب، تمہارے بڑے، تمہارے اصحاب، تمہارے مولوی، تمہارے حافظ، تمہارے مفتی، تمہارے واعظ وغیرہ وغیرہ کے باشد، جب وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کریں، اصلاً تمہارے قلب میں ان کی عظمت، ان کی محبت کا نام و نشان نہ رہے۔ فوراً ان سے الگ ہو جاؤ، ان کو دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو، ان کی صورت، ان کے نام سے نفرت کھاؤ، پھر نہ تم اپنے رشتے، علاقے، دوستی، الفت کا پاس کرو نہ اس کی مولویت، مشیخت، بزرگی، فضیلت کو خطرے میں لاؤ کہ آخر یہ جو کچھ تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی غلامی کی بناء پر تھا۔ جب یہ شخص ان ہی کی شان میں گستاخ ہوا پھر ہمیں اس سے کیا علاقہ رہا؟ اس کے جبے عمامے پر کیا جائیں۔ کیا بہتیرے یہودی جبے نہیں پہنتے؟ عمامے نہیں باندھتے؟ اس کے نام و علم و ظاہری فضل کو لے کر کیا کریں؟ کیا بہتیرے پادری، بکثرت فلسفی بڑے بڑے علوم و فنون نہیں جانتے اور اگر یہ نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل تم نے اس کی بات بنانی چاہی اس نے حضور سے گستاخی کی اور تم نے اس سے دوستی نبھاہی یا اسے ہر برے سے بدتر برا نہ جانا یا اسے برا کہنے پر برا مانا یا اسی قدر کہ تم نے اس امر میں بے پروائی منائی یا تمہارے دل میں اس کی طرف سے سخت نفرت نہ آئی تو للہ اب تم ہی انصاف کر لو کہ تم ایمان کے امتحان میں کہاں پاس ہوئے، قرآن و حدیث نے جس پر حصول ایمان کی مدار رکھا تھا اس سے کتنی دور نکل گئے۔ مسلمانو! کیا جس کے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہوگی وہ ان کے بدگو کی وقعت کر سکے گا اگرچہ اس کا پیر یا استاد یا پدر ہی کیوں نہ ہو، کیا جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان سے زیادہ پیارے ہوں وہ ان کے گستاخ سے فوراً سخت شدید نفرت نہ کرے گا۔ اگرچہ اس کا دوست یا برادر یا پسر ہی کیوں نہ ہو، واللہ اپنے حال پر رحم کرو۔

(تمہید ایمان صفحہ 6/7 مطبوعہ لاہور)

کنزالایمان ----

حضرات محترم!

دور حاضر میں اس وقت قرآن مجید کے بے شمار تراجم شائع ہو چکے ہیں ---

لیکن کنزالایمان (ایمان کا خزینہ) ان تمام تراجم میں اپنا ثانی نہیں رکھتا دیگر تراجم میں:

- قرآن مجید میں جگہ جگہ اپنی عقلی بنیاد پر عیوب و نقائص کو شامل کیا گیا ہے۔
- اپنی عقلی بنیاد پر قرآن مجید کے مفہوم اور منشاء الٰہی سے ہٹ کر خود ساختہ مطالب بیان کئے گئے ہیں۔
- تعظیم انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام جو اصل ایمان ہے اس عقیدے میں غلط بیانی اور گمراہی سے کام لیا گیا ہے۔
- اولیاء اللہ کی عظمت کو ختم کرنے کے لئے بتوں کی مذمت والی آیات ان پر چسپاں کی گئی ہیں۔
- قرآن مجید کے ترجمے کے لئے شان نزول، احادیث کریمہ اور معتبر اسلامی تفاسیر کی بجائے اپنی ذاتی رائے سے قرآن پاک کا ترجمہ کیا ہے۔

عظمت قرآن مٹانے میں اے جاہلوں کوئی کسر بھی چھوڑی
مال کی خاطر دین بھی چھوڑا غیرت ایمان و مسلمانی بھی چھوڑی

یقیناً یقیناً کوئی مسلمان یہ نہیں چاہے گا کہ وہ خود ایسا ترجمہ قرآن پڑھے یا دوسروں کو تحفے میں دے بلکہ تمنائے مسلم تو یہ ہوگی کہ ایسا ترجمہ قرآن پڑھے یا دوسروں کو تحفے میں دے جو

--- شان الوہیت کا پاسبان ہو۔ --- ناموس رسالت کا نگہبان ہو۔
--- عظمت اہل بیت و صحابہ کرام کا ضامن ہو۔ --- اولیاء اور صالحین کی عظمت کا امین ہو۔
--- معتبر تفاسیر اور احادیث کریمہ کا ترجمان ہو۔ --- فصاحت و بلاغت میں عالی شان ہو۔
--- گستاخیوں اور گمراہ کن عقائد سے پاک ہو۔ --- بے ادبی و بے حرمتی سے صاف ہو۔

الحمد للہ ان محاسن کا مرقع کنزالایمان ہی ہے جس میں ہر مقام پر رب قدیر کی شان اور عزت و ناموس انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور صالحین کے ادب و احترام کو خاص کر ملحوظ رکھا گیا ہے۔

لہٰذا ایسا ترجمہ قرآن جو علمی، لغوی و اصطلاحی، ادبی اور خاص کر اعتقادی حسن کا پیکر ہو کسی عاشق ہی کے قلم کا شاہکار ہو سکتا ہے۔

ہاں! ہاں!!! یہ ترجمہ قرآن "کنزالایمان" عاشقوں کے امام، امام اہلسنت، مجدد دین و ملت، پروانہ شمع رسالت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت مولانا الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہی ہے۔ تمنائے مسلم پوری ہوئی۔ قرآن کی روح تک پہنچنے کے لئے ترجمہ قرآن خریدتے وقت یا دوسروں کو تحفہ دیتے وقت کنزالایمان کا عظیم نام ضرور یاد رکھیں۔ شادی بیاہ میں دولہا دلہن کو تحفے میں کنزالایمان ہی دیں۔

خدمت قرآن پاک کی وہ لاجواب کی
راضی رضا سے صاحب قرآن ہے آج بھی



دنیائے سنیت کا پیغام

- ★ نماز، روزہ و دیگر فرائض، واجبات اور سنتوں کی پابندی کیجیے۔
- ★ قرآن مجید کا ترجمہ کنزالایمان ضرور پڑھا کیجیے۔
- ★ گستاخان رسول و صحابہ اور اولیاء کے گستاخوں سے بچا کیجیے۔
- ★ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا پرچار کیجیے۔
- ★ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر مانیے۔
- ★ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر ضرور ضرور انگوٹھے چومیں۔
- ★ مساجد میں بوقت اذان صلوٰۃ و سلام پڑھنا رائج کیجیے۔
- ★ ہر جمعہ کی نماز کے بعد مسجدوں میں کھڑے ہو کر ضرور سلام پڑھیں۔
- ★ ہر مشکل میں یا اللہ عزوجل مدد - یا رسول اللہ ﷺ مدد کہا کیجیے۔
- ★ گیارہویں شریف، نیاز و فاتحہ اور دیگر معمولات اہلسنت پر عمل کیجیے۔
- ★ ۱۲ ربیع الاول کے دن جلوس میں ضرور شرکت کیجیے۔
- ★ محفل نعت میں آیا کیجیے۔
- ★ اولیائے کرام کے مزارات پر حاضری دیا کیجیے۔

شعبہ نشر و اشاعت: انجمن انوار القادریہ
[illegible] رابطے کے لیے فون: 4214463 [illegible]
مرکزی دفتر 150/A [illegible]